حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری

ڈاکٹر محمد سرفراز خالد☆

Abstract

Hafeez Tayb was a profound scholar and poet. He served the University of the Punjab as a teacher of Punjabi language & literature for more than three decades. He remained kind and compassionate to his friends and students alike throughout his career.

He was a follower of Ghazal tradition of the sub-continent in poetry. He composed Ghazals both in Urdu and Punjabi. Since he had special inclination towards Sufism, he utilized his poetic expertise in writing Na'at of the holy Prophet (PBUH). He was so engrossed in love of the holy Prophet that he dedicated himself and his poetry to his praise in the last period of his life. His distinctive mark in composing Na'at -e Rasool is that what he wrote was research oriented. He is rightly considered to be a poet par excellence of Na'at of our time.

حفیظ تائب عصر حاضر کے ایک عظیم نعت گو شاعر ہیں بلکہ ان کو نعت گو شعرا کا سرخیل کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ کا شمار ان خوش قسمت افراد میں ہوتا ہے جن کی شناخت نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی ہے۔ اگرچہ آپ کی شخصیت کے کئی دیگر بھی نمایاں پہلو ہیں۔ مثلاً ایک شفیق استاد، ایک مخلص و ملنسار دوست، ایک رحم دل انسان اور ایک غزل گو شاعر۔ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو ایک سے بڑھ کر ایک ہے، مگر جس چیز نے آپ کی شخصیت کو چار چاند لگا دیے وہ آپ کی نعتیہ شاعری ہے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور

آپ کی نعتیہ شاعری کا ایک ایک لفظ عشق رسول ﷺ کی عکاسی کرتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ جذب ومحبت کی اس منزل پر فائز ہیں جسے "فنا فی الرسول" کہا جاتا ہے۔ آپ عشق رسول ﷺ میں اس قدر مستغرق ہیں کہ آپ دونوں جہاں میں ہر طرف خوشبوئے رسول ﷺ محسوس کرتے ہیں:

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصاف حمیدہ (۱)

اور یہ اُسی پھول کی خوشبو ہے جو باعث تکوین کائنات ہے اور جس کے بارے میں علامہ اقبال نے اپنی زبان سے یوں اظہار فرمایا ہے:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو — چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو — بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے (۲)

نامور ادبا وشعرا نے حفیظ تائبؒ کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

> "حفیظ تائب کی نعت کو پڑھ کر کچھ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک ایسا وصاف ہے جو حضور ﷺ کے روبرو کھڑا ہے۔ اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں اور اس کی آواز احترام کی وجہ سے دھیمی ہے، مگر نہ ایسی کہ سنائی ہی نہ دے اور نہ ایسی اونچی کہ سوءِ ادب کا گمان گزرے۔ شوق ہے کہ اُمڈ آتا ہے اور ادب ہے کہ سمٹا جا رہا ہے۔" (۳)

ڈاکٹر وحید قریشی نے حفیظ تائبؒ کی عظمت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

> "حفیظ تائب کا میدان خاص نعت رسول ﷺ ہے۔ دوسرے نعت نویسوں کے مقابلہ میں انہوں نے نعتیہ کلام میں محض زور کلام کا اظہار ہی نہیں کیا بلکہ

فکر واحساس سے نعت کو اعلیٰ درجہ کی شاعری کی سطح پر لے گئے ہیں، جس سے نعتیہ کلام میں ایک ادبی شان اور تخلیقی حسن پیدا ہو گیا ہے۔"(۴)

ڈاکٹر اسحاق قریشی رقمطراز ہیں:

"جناب حفیظ تائب نے اس وقت نعت کو اپنی شعری زندگی کا محور بنایا، جب یہ چلن عام نہ تھا۔ ان کی نعت کسی ادبی صفحہ پر نظر آتی تو خوشگوار حیرت ہوتی۔ یہ کسی طائر خوش نوا کی دردمند صدا محسوس ہوتی جو ماحول سے بے نیاز اپنے محبوب کو پکار رہا ہے۔ نہ اسے سنانے کی خواہش ہے نہ ستائش کی تمنا، وہ تو یکسوئی سے ایک نغمہ الاپتا جا رہا ہے۔"(۵)

احمد ندیم قاسمی حفیظ تائب کی بلند پایہ نعتیہ شاعری کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"حفیظ تائب نے کسی زمانہ میں نہایت خوبصورت غزلیں بھی کہیں، بلکہ ان کا فن، غزل میں ہی جواں ہوا، یوں وہ غزل کے تربیت یافتہ نعت نگار ہیں، اسی لیے ان کے ہاں اظہار کی پختگی اعجاز کی حدوں کو چھوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔"(۶)

حفیظ تائب کی حیات جاوداں کے بارے میں بشیر مُنذر اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"حفیظ تائب نعت کیوں کہتا ہے؟ اس کا سیدھا سادھا جواب یہ ہے کہ اللہ کریم نے اسے بنایا ہی نعت کہنے کے لیے ہے۔"(۷)

عطاالحق قاسمی نے ان کے بارے میں ایک عجیب منطق پیش کی ہے:

"حفیظ تائب کے بارے میں یہ خیال غلط ہے کہ وہ نعت کہتے ہیں میرے خیال میں وہ نعت نہیں کہتے، نعت میں زندہ رہتے ہیں۔"(۸)

حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری کا مطالعہ کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ غزل کے

تربیت یافتہ اور قادر الکلام شاعر ہونے کے باوجود وہ نعت لکھتے وقت اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوتے ہیں:

ترے محبوب ﷺ کی توصیف میں لب کھولتا ہوں میں
بہاراں آشنا یارب! مری سوچوں کا صحرا کر (۹)

حضرت حسان بن ثابتؓ جب بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں ہدیہ نعت پیش فرماتے تو آقائے دو عالم ﷺ ان کے لیے نہ صرف اپنی چادر مبارک بچھا دیتے بلکہ ان کے لیے تائید جبریل کی دعا فرماتے۔ حفیظ تائب اسی منظر کو پیش نظر رکھ کر اپنے لیے بھی خوب سے خوب تر کے طلبگار ہوتے ہیں:

حسانؓ کا شکوہِ بیاں مجھ کو ہو عطا
تائید جبریل بوقت ثنا ملے (۱۰)

نعت محبوب رب کائنات ﷺ کوئی معمولی کام نہیں، کیونکہ وہ محبوب جس کی توصیف وتعریف رب جلیل نے نہ صرف بذات خود کی ہے بلکہ بنی نوع انسان کو بھی نبیِ رحمت ﷺ کی توصیف وتعریف کا حکم فرمایا ہے۔ اسی لیے حفیظ تائب نے توصیف مصطفیٰ ﷺ میں لب کشائی سے پہلے اپنے خیالات وتصورات کی پاکیزگی اور بہار آشنائی کے لیے دعا کی ہے اور آپ اپنی دعا کی قبولیت کا اثر فوراً ہی محسوس کرتے ہیں اور نعت رسول مقبول ﷺ کی برکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں:

لب پر ہے بات خلق رسولؐ کی
آمد ریاض جاں میں نسیم سحر کی ہے
شاید کیا ہے یاد مجھے پھر حضورؐ نے
پھر کیفیت عجیب مری چشم تر کی ہے (۱۱)

عمومی طور پر مفکرین، شعور اور تحت شعور کی بحث میں الجھے رہتے ہیں اور بعض

اوقات انھیں شعور اور تحت شعور آپس میں متصادم نظر آتے ہیں، مگر نعت رسول مقبول ﷺ کی برکات سے حفیظ تائب کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ ان کا شعور اور تحت شعور باہم یک جا نظر آتے ہیں:

جب کیا میں نے قصد نعت حضورؐ
ہوئے یکجا شعور و تحت شعور (۱۲)

مدحت رسول ﷺ ایک اعلیٰ وارفع عمل ہے، جس کی برکات سے بقدر ظرف ہر کوئی فیض یاب ہو رہا ہے۔ امام بوصیریؒ نے خواب میں اپنا مشہور زمانہ ''قصیدہ بردہ'' سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں سنانے کی سعادت حاصل کی تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے نہ صرف اپنی چادر مبارک انعام کے طور پر عطا کی اور آپؐ کی دعا سے علامہ بوصیری نے تمام بدنی اور روحانی بیماریوں سے شفا پائی، حفیظ تائب بھی ان خوش نصیبوں میں شمار ہوتے ہیں جنہیں مدحت رسول ﷺ کی بدولت تمام دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازا گیا:

بے نیازی آپ کی وابستگی نے کی عطا
میں غنی کوئے پیمبر کی گدائی سے ہوا
مدحت آقا متاع بے بہا بنتی گئی
میرا ہر ارمان پورا اس کمائی سے ہوا (۱۳)

اپنی اس خوش بختی اور سعادت مندی کا اظہار تائب نے بے شمار اشعار میں کیا ہے۔ سب کا احاطہ کرنا مشکل ممکن نہیں ہے، صرف چند ایک اشعار پر اکتفا کیا جا رہا ہے:

لب کھلے جب نبیؐ کی مدحت میں
پھول کھلنے لگے طبیعت میں
کیا طلب اور اب کروں حق سے
نعت خیر الوریٰ ہے قسمت میں (۱۴)

خواب میں زیارت نبی ﷺ بہت بڑی سعادت ہے اور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے کہ میں جسے خواب میں دکھائی دیتا ہوں تو یقیناً میں بذات خود ہوتا ہوں کیونکہ شیطان میری شکل کی مثل نہیں بن سکتا۔ حفیظ تائب جب خواب میں آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں تو ہر طرف نور ہی نور دکھائی دیتا ہے، فرماتے ہیں:

اجالا پھیل جاتا ہے مری سوچوں کے غاروں میں
دیار خواب میں جب آپؐ کا پیکر چمکتا ہے (۱۵)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

یوں ذہن میں جمال رسالتؐ سما گیا
میرا جہان فکر ونظر جگمگا گیا (۱۶)

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر احسان عظیم فرمایا کہ اپنے پیارے رسول ﷺ کو اس میں مبعوث فرمایا، اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیگر بہت سی نعمتوں سے بھی نوازا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اگر ہم ان نعمتوں کا شمار کرنے لگیں تو شمار ممکن نہیں، مگر اس نعمت عظمیٰ کے سوا کسی دوسری نعمت کے عطا فرمانے پر کوئی احسان نہیں جتلایا۔ ارشاد ربانی ہے:

"لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبینo "(۱۷)

"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مومنوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

اس نعمت عظمیٰ کی عنایت پر اظہار تشکر کرنے کے لیے رسول رحمت ﷺ کے یوم ولادت پر عوام الناس میں خوشی ومسرت کا بھرپور اظہار کیا جاتا ہے۔ تائب عید میلاد النبیؐ پر اپنے قلب و روح کے ساتھ ساتھ اپنے بام و در کو بھی منور دیکھتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

جگمگا اٹھے ہیں بام و در بھی، قلب و روح بھی
ہے ضیاء پاش و گل فشاں جشن میلاد النبی (۱۸)

ایک عاشق صادق کے لیے ہجر محبوب ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ شاعر حضرات اپنے آپ کو کبھی پروانے، کبھی بلبل اور کبھی مجنوں سے تشبیہ دیتے ہیں، مگر حفیظ تائب نے اپنے محبوب، رحمۃ للعلمین ﷺ کی جدائی میں اپنے آپ کو ایک سوکھی اور ٹوٹی ہوئی شاخ سے تشبیہ دے کر اپنے عشق کی انتہا کر دی ہے:

یوں دور ہوں تائب میں حریم نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخ بُریدہ (۱۹)

اور کبھی در رسول ﷺ پر حاضری کو زیارتِ رسول ﷺ سے تعبیر کرتے ہوئے اپنی حاضری کے لیے بے چین دکھائی دیتے ہیں:

کاش قسمت میں ہو محبوبِ خداؐ کا دیدار
جن کا منصب ہے تن و روح کو اجلا کرنا (۲۰)

عاشقان مصطفیٰ ﷺ روضہ رسول کی حاضری کو حج اکبر سے بڑھ کر تصور کرتے ہیں بلکہ روضہ رسول کو عرش اعلیٰ سے افضل قرار دیتے ہیں کہ جس میں رحمۃ للعلمین آرام فرما ہیں۔ علامہ اقبال اس خطہ ارضی کے بارے میں اپنی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وہ زمین ہے تو مگر اے خواب گاہ مصطفیٰ
دید ہے کعبے کو تیری حج اکبر سے سوا
خاتم ہستی میں تو تاباں ہے مانند نگیں
اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمیں
تجھ میں راحت اس شہنشاہ معظم کو ملی
جس کے دامن میں اماں اقوام عالم کو ملی (۲۱)

حفیظ تائب کے ایمان ویقین میں یہ بات راسخ تھی کہ جس پر سرکار مدینہ ﷺ مہربان ہو جائیں اسے اپنے پاس بلا لیتے ہیں اور اس کے لیے خود ہی اسباب بھی فراہم کر دیتے ہیں۔ عاشقانِ مصطفٰی کے لیے یہ فیصلے بڑے کرم کے ہوتے ہیں اور اسے بڑے نصیب کی بات تصور کیا جاتا ہے۔ حفیظ تائب بھی رحمۃ للعلمین کی اسی خاص نظر کرم اور لطف وعطا کے طلبگار ہوتے ہیں اور اپنی طلب کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

حال اپنا ہے تیرے کرم خاص کا محتاج
اے صاحب معراج ، اے صاحب معراج (۲۲)

نبی مکرم ﷺ کی محبت کے طفیل حفیظ تائب کی دعائیں رنگ لائیں اور آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول ﷺ کا شرف حاصل ہوا۔ محبوب ﷺ کی جدائی میں جو ناتوانی ہوگئی تھی، حاضری کا اِذن ملتے ہی وہ دور ہوگئی اور جسم میں اک نیا جوش و ولولہ عود آیا اور آپ خراماں خراماں عازم مدینہ طیبہ ہوئے:

طیبہ کی سمت میں نے جو قصد سفر کیا
طاقت کہاں سے آگئی جسم نحیف میں (۲۳)

عاصی وگنہگار امت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی صورت میں بخشش کا وسیلہ عطا کر دیا ہے جسے اپنا کر گنہگار امت نجات اخروی حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

”ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفرو الله واستغفرلهم الرسول لوجدوالله تواباً رحيماً“(۲۴)

”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔“

اس حکم خداوندی کی تعمیل میں حفیظ تائب روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر رحمۃ للعلمین ﷺ سے نظر التفات کی درخواست کرتے ہیں:

میں کر کے ستم اپنی جاں پر "جــــاؤک" لب حق سے سن کر آیا ہوں
آیا ہوں بہت شرمندہ سا، سرکار توجہ فرمائیں (۲۵)

سرکار دو عالم ﷺ کا دامن رحمت میسر آجانا بہت بڑی سعادت ہے حفیظ تائب کو جب یہ سعادت حاصل ہوئی تو رو رو کر اپنی داستان سناتے جاتے ہیں اور سرکارؐ کے دامن رحمت میں اپنے لیے عافیت حاصل کرتے ہیں:

تھام کر دامن کو ان کے بے محابا رو دیا
میں کہ گھبراتا تھا ان کا سامنا کرتے ہوئے (۲۶)

حفیظ تائب مسجد نبوی ﷺ میں روضہ رسول ﷺ کے قرب میں دیدار مصطفیٰ ﷺ اور یاد مصطفیٰ ﷺ میں اس قدر مستغرق ہیں کہ دنیا ومافیھا سے بے نیاز ہیں اور اپنے گھر اور کاروبار سے دور وصل یار کے مزے لے رہے ہیں:

گم ہوں یاد حبیب ﷺ میں تائب
فکر فردا کے خلفشار سے دور (۲۷)

اک عاشق صادق کے لیے محبوب کے وصل اور دیدار سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی اپنی تمام خطاؤں اور کوتاہیوں سے درگذر اور معافی ہو جائے تو یہ سونے پہ سہاگے کے مترادف ہے۔ جب حفیظ تائب کو یہ تمام نعمتیں حاصل ہو جاتی ہیں تو مسجد نبوی ﷺ میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں، خوشی ومسرت میں بے خودی کی کیفیت طاری ہے اور نتائج سے بے پرواہ ہو کر محوِ سجدہ شکر ہیں:

کب مجھے تھی مجھے جاں کی پرواہ، کب مجھے تھا سر کا ہوش
سجدہ شکر ان کی مسجد میں ادا کرتے ہوئے (۲۸)

حدیث نبوی ﷺ کے مطابق انسان جب قبر میں پہنچ جاتا ہے تو اس سے تین سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اول تیرا رب کون ہے؟ دوم، تیرا دین کونسا ہے، سوم، سرکار دو عالمؐ کی شبیہ مبارک دکھا کر انسان سے ان کے بارے میں عقیدہ وایمان کا سوال ہوگا۔ عاشقان مصطفیٰ آپ ﷺ کو فوراً پہچان لیں گے خواہ کسی زمانہ کے لوگ ہوں گے۔

حفیظ تائب قبر میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کا مژدہ سن کر زیارت کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں کیوں کہ زندگی، وصل محبوب میں رکاوٹ ثابت ہو رہی ہے۔ آبروئے مصطفیٰؐ پر جان قربان کر کے جلد از جلد قبر میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہونا چاہتے ہیں:

کیوں نہ تائب آبروئے مصطفیٰؐ پر جاں دیں
موت پر ٹھہرا ہے جب دیدار خیر الانبیاء (۲۹)

حفیظ تائب نے نعتیہ شاعری کے کئی مجموعے تصنیف فرمائے اور اپنی شب وروز کو یاد نبی ﷺ سے منور کیا۔ آپ کے اشعار سے محسوس ہوتا ہے کہ یاد نبی ﷺ آپ کے رگ وپے میں خون کی طرح گردش کرتی ہے۔ آپ دنیا میں اپنی اس سعادت مندی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ آخرت میں بھی یاد نبی ﷺ کو اپنا حرز جان بنانا پسند کرتے ہیں اور خواہش مند ہیں کہ عقبیٰ میں بھی یاد نبی ﷺ ان سے جدا نہ ہو:

یاد نبی ﷺ ہو منزل عقبیٰ میں ساتھ ساتھ
میری بس ایک یافت، یہی عمر بھر کی ہے (۳۰)

نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں جو نعتیہ کلام رقم فرمایا، اس امید پر پیش کیا کہ روز محشر، شافع محشر کی شفاعت حاصل ہو سکے۔ اپنی عقیدت اور خلوص کی وجہ سے انہیں یقین کامل ہے کہ دیوان قبولیت حاصل کریں گے اور اپنی شفاعت کے لیے پر امید نظر آتے ہیں:

کیا ہے نعت میں دیوان تائبؔ
مری بخشش کا سامان ہوگیا ہے (۳۱)

میدانِ حشر میں جب نفسانفسی کا عالم ہوگا اور تمام پچھلے انبیاء کرامؑ کی اُمتیں اپنی شفاعت کی طلب میں اپنے اپنے انبیاء کرام کے پاس حاضر ہوں گی اور وہ انبیائے کرامؑ اپنی معذوری ظاہر فرماتے ہوئے کسی دوسرے کے پاس جانے کی تلقین فرمائیں گے اور بالآخر تمام انبیائے کرامؑ کی امتیں رحمۃ للعلمین اور شافع محشر ﷺ کے پاس حاضر ہوں گی۔ آپ ﷺ طویل سجدہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب اور جلال کو ٹھنڈا کریں گے اور تمام امتوں کی شفاعت کبریٰ فرمائیں گے۔

حفیظ تائب اسی شفاعت کبریٰ کو پیش نظر رکھ کر شافع محشر کے لیے مدح سرا ہیں اور اپنی شفاعت کے لیے پرامید نظر آتے ہیں:

تائب سے عاصیوں کی شفاعت کے واسطے
آقائے نامدارؐ ہیں، آقائے نامدار! (۳۲)

امت کے غم خوار اور بے کسوں کے سہارا نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ المرء مع من احب آدمی (آخرت میں) اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ حفیظ تائب کو جب حدیث نبوی کے اس مفہوم کے بارے میں پتہ چلتا ہے تو بڑے پرمسرت ہوتے ہیں اور بارگاہ رسالت میں اپنی پیش کردہ نعتوں کو وسیلہ بنا کر اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں:

بھولیے گا نہ تائب کو روز جزا
نام لیتا رہا عمر بھر آپ کا (۳۳)

زبان میں جو مٹھاس اور طمانیت ان کو حاصل ہے شاید ہی کسی اور کے حصہ میں آئی ہو جس کے باعث آپ کی شاعری کو شہرت دوام اور قبولیت عام حاصل ہوئی ہے اور نعتیہ شاعری ان کی پہچان بن گئی ہے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اظہار تشکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

اسی نے مدح رسالت مآب کی خاطر
دیا گداز لب و لہجہ کو، زباں کو مٹھاس (۳۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں اور ہر ذی روح، نبوت محمدی ﷺ کے چشمہ فیض سے سیراب ہو رہا ہے اور رحمتہ للعالمین ﷺ کا فیضان تمام جہانوں کے لیے جاری وساری ہے۔ حدیث نبویؐ سے ہمیں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ رب العالمین اپنے تمام انعام و اکرام اپنے محبوب رسولؐ کے ذریعہ تقسیم کرتا ہے۔ اور جو کوئی آپؐ کے توسل اور وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کا طالب ہوتا ہے۔ وہ ناکام و نامراد رہتا ہے۔ آپؐ کی رحمت تمام جہانوں اور کائنات کی ہر چیز پر محیط ہے۔ اور کوئی چیز آپؐ کے حلقۂ بگوش سے باہر نہیں۔

مشہور عالم دین مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ مدرسہ پر رحمتہ للعالمین اور مدینہ العلم کی رحمت کو سایہ فگن دیکھتے ہیں اور صدیوں سے جاری اس حیات افزا سرچشمہ فیضان کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلاتے ہیں:

''میں مدرسہ کو ہر ادارہ سے بڑھ کر مستحکم، طاقت ور، زندگی کی صلاحیت رکھنے والا، اور حرکت و نمو سے لبریز سمجھتا ہوں، اس کا ایک سرا نبوت محمدی سے ملا ہوا ہے اور دوسرا اس زندگی سے۔ وہ نبوت محمدی ﷺ کے چشمہ حیاۃ سے پانی لیتا ہے اور زندگی کے ان کشت زاروں میں ڈالتا ہے، وہ اپنا کام چھوڑ دے تو زندگی کے کھیت سوکھ جائیں اور انسانیت مرجھانے لگے، نہ نبوت محمدی ﷺ کا دریا پایاب ہونے والا ہے، نہ انسانیت کی پیاس بجھنے والی ہے، نہ نبوت محمدی ﷺ کے چشمہ فیض سے بخل و انکار ہے، نہ انسانیت کے کاسۂ گدائی کی طرف سے استغناء کا اظہار۔ ادھر سے ''انما انا قاسم واللہ یعطی'' کی صدائے مکرر ہے تو ادھر سے ''ھل من مزید'' کی فغان مسلسل۔'' (۳۵)

حفیظ تائب اسی چشمۂ فیض سے ہر وقت سیراب ہوتے رہتے ہیں اور اپنی نعتوں میں نہایت لطیف اور اچھوتے خیالات پیش کرتے ہیں۔ نبی رحمت ﷺ کی اسی کرم نوازی کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

جب ہے مرے آقا کی عطا تازہ بتازہ
پھر کیوں نہ ہوں گلہائے ثنا تازہ بتازہ (۳۶)

آپ مرور زمانہ اور حالات کی گردش سے جب کبھی گھبرا جاتے ہیں تو اپنے حقیقی مونس وغمخوار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اور عرض کرتے ہیں:

زندگی تائب کی تپتا ہوا صحرا حضور
آپ کے الطاف کا سر پر رہے سایا حضور (۳۷)

جناب حفیظ تائب کی نظر میں دنیا کی دولت وثروت بے وقعت ہے۔ انھیں تو محبوب کی رفاقت، دنیا ومافیہا سے افضل دکھائی دیتی ہے:

حقیر میری نظر میں ہے دولت دنیا
فقیر تیری گلی کا ہوں یا رسول اللہ
رفاقت آپ کی ہر دم مجھے نصیب رہے
میں اس جہاں میں اکیلا ہوں یا رسول اللہ (۳۸)

حفیظ تائب کے اس جہان فانی سے جانے کا اگر غم ہے تو خوشی اس بات کی ہے کہ وہ عالم ارواح میں قرب محبوب ﷺ میں ہوں گے۔ دعا ہے اللہ انھیں جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔ حفیظ تائب: صلوا علیہ وآلہ۔ القمر انٹر پرائزز اردو بازار، لاہور، مئی ۲۰۰۴، ص ۴۵

2۔ اقبال، علامہ ڈاکٹر محمد: کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، اشاعت سوم ۱۹۹۵، ص ۲۳۶

3۔ حفیظ تائب: صلو علیہ وآلہ۔ (محولا بالا ۱) ص ۱۰

4۔ عمران نقوی: اک شخص مہکتی چھاؤں سا۔ خزینہ علم وادب اردو بازار، لاہور، ص ۸۲

5۔ حفیظ تائب: کوثریہ۔ القمر انٹر پرائزز اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۳، ص ۲۱

6۔ حفیظ تائب، وسلموا تسلیما۔ القمر انٹر پرائزز اردو بازار، لاہور، مئی ۲۰۰۴، ص ۱۲

7۔ عمران نقوی: اک شخص مہکتی چھاؤں سا۔ (محولا بالا ۴) لاہور ص ۱۷۹

8۔ ایضاً۔ ص ۲۲۷

9۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ۶) ص ۵۵

10۔ حفیظ تائب: صلو علیہ وآلہ۔ (محولا بالا ۱) ص ۲۱

11۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ۶) ص ۱۶۰

12۔ حفیظ تائب: صلو علیہ وآلہ۔ (محولا بالا ۶) ص ۲۵

13۔ حفیظ تائب: وہی یٰسین وہی طٰہٰ۔ القمر انٹر پرائزز اردو بازار، لاہور ص، مئی ۲۰۰۴، ۲۵۔۲۶

14۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ۶) ص ۱۰۴

15۔ حفیظ تائب: وہی یٰسین وہی طٰہٰ۔ القمر انٹر پرائزز اردو بازار، لاہور، مئی ۲۰۰۴ء، ص ۴۴

16۔ حفیظ تائب: صلو علیہ وآلہ۔ (محولا بالا ۱) ص ۶۲

17۔ القرآن:، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۴

18۔ حفیظ تائب: کوثریہ۔ (محولا بالا ۵) ص ۹۳

19۔ حفیظ تائب: صلو علیہ وآلہ۔ (محولا بالا ۱) ص ۴۶

20۔ حفیظ تائب: وہی یٰسین وہی طٰہٰ۔ (محولا بالا ۱۵) ص ۴۳

21۔ اقبال، علامہ ڈاکٹر محمد: کلیات اقبال اردو۔ (محولا بالا ۲)، ص ۱۷۲

22۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ۷) ص ۸۹

23۔ حفیظ تائب: کوثریہ۔ (محولا بالا ۵) ص ۶۸

24۔ القرآن، سورۃ النساء آیت ۶۴

25۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ۶) ص ۱۷۹

26۔ ایضاً۔ ص ۱۱۴

27۔ حفیظ تائب: صلوا علیہ وآلہ۔ (محولا بالا ۱) ص ۲۷

28۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ۶) ص ۱۱۳

29۔ ایضاً: ص ۱۵۴

30۔ ایضاً: ص ۱۶۰

31۔ ایضاً: ص ۱۶۵

32۔ ایضاً: ص ۱۶۸

33۔ ایضاً۔ ص ۱۵۶

34۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ٦) ص ٥٠

35۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: پاجا سراغ زندگی۔ مجلس نشریات اسلام، کراچی، مئی ۱۹۷۳ء ص ۱۲

36۔ حفیظ تائب: وہی یٰسین وہی طٰہٰ۔ (محولا بالا ۱۵) ص ۳۲

37۔ حفیظ تائب: وسلموا تسلیما۔ (محولا بالا ٦) ص ۱۳۹

38۔ حفیظ تائب: کوثریہ۔ (محولا بالا ٥) ص ٧٦

❁......❁......❁